۱۴- بلوچستان کے قبائل/ضلعی گزیٹیر سے انتخاب ، ترجمہ پروفیسر انور رومان ، ص ۳۸۶ تفصیل کے لیے مزید دیکھیے ماہنامہ بینات اشاعت خاص جلد ۵۲ شمارہ ۶ ، فروری ۱۹۹۰ء ص ۱۱

۱۵- ملک محمد سعید دہوار ، بلوچستان تاریخ کی روشنی میں ، کوئٹہ (نساء ٹریڈرز) ۱۹۸۵ء صفحات ۷۰-۷۶۹

۱۶- ایضاً ، صفحات ۷۲ - ۷۷۱

۱۷- ایضاً ، صفحات ۷۳ - ۷۷۲

۱۸- Dr.Qamaruddin, *The Mahdawi Movement in India*, P. 225

۱۹- مولانا احتشام الحق آسیا آبادی ، ذکری دین کی حقیقت ، تربت (مجلس تحفظ ختم نبوت) ۱۹۸۹ء ص ۲۹

۲۰- کامل القادری ''کوہ مراد'' نوکیں دور مکران نمبر ، ۱۹۶۷ء ، ص ۶۱

۲۱- بلوچستان کے قبائل/ضلعی گزیٹیر سے انتخاب ترجمہ پروفیسر انور رومان ، ص ۳۸۹

تفصیل کے لیے دیکھیے ، بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیر سیریز مکران اور خاران ، جلد VIIA VIIS بمبئی ۱۹۰۷ ، ص ۱۱۹

۲۲- محمد سلیم بلوچ ، وادی مکران کا مصنوعی حج ، تربت (مجلس تحفظ ختم نبوت) سن ندارد ص ۱۰

۲۳- گل خان نصیر ، بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں ، کوئٹہ (نساء ٹریڈرز) ۱۹۸۲ء ص ۲۳۴

۲۴- ایضاً ، ص ۲۳۴

۲۵- عبدالغفار ندیم ''مکران کے فارسی گو شعراء'' نوکیں دور مکران نمبر ، ۱۹۶۷ء ، صفحات ۶۳ تا ۶۷

۲۶- Denys Bray, *Census of India 1911 , Baluchistan, Chapter IV*, Calcutta, 1913, P. 56

۲۷- گل خان نصیر بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں ، ص ۲۳۵

۲۸- Dr. Qamaruddin, "The Dhikris of Makran" in *Studies in Islam*, Vol. V., 1969, P. 115

* ڈاکٹر عفیرہ حامد

''رفیق نسواں لاہور''

خواتین کا ایک نایاب رسالہ

''رفیق نسواں'' وہ نایاب رسالہ ہے جس کا ذکر اردو صحافت کی کسی تاریخ میں نہیں ملتا ۔ راقمہ کو لاہور عجائب گھر لائبریری سے اس کا ایک شمارہ ملا ۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اگست ۱۹۳۹ء میں لاہور سے ماہانہ ''رفیق نسواں'' جاری ہوا ۔[1] اس کی مدیرہ حمیدہ خانم قریشی اور مدیرۂ اعزازی وزیر بیگم فاروقی صاحبہ تھیں ۔ محترمہ رشید لطیف سرپرست کے فرائض ادا کرتی تھیں ۔ اس کے اجراء کی تصدیق اس عبارت سے ہوتی ہے ۔

۔۔۔۔ رسالہ ہذا کے ناظرین بھائیوں بہنوں کو سال ۱۹۴۰ء مبارک ہو ''رفیق نسواں'' کی دوسری سالگرہ''[2]

چندہ سالانہ تین روپے اور چندہ ششماہی ایک روپیہ بارہ آنے تھا یہ مجلہ $\frac{9\times5}{64}$ سائز پر عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور ۔ تحصیل بازار میں باہتمام منشی طالب علی پابند پرنٹر و پبلشرز سے چھپا اور دفتر ''رفیق نسواں'' لاہور موہنی روڈ سے شائع ہوا ۔ اس کے سرورق کی عبارت مندرجہ ذیل ہے ۔

''زیر سرپرستی

افتخار النساء باجی رشیدہ لطیف صاحبہ ایم ۔ ایل ۔ اے
خواتین ہند کا علمی ، ادبی ، تعلیمی ، فنی اور اخلاقی ماہنامہ
رفیق نسواں ، لاہور''

---

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ابلاغیات جامعہ پنجاب ، لاہور

۱۔ رفیق نسواں ۔ جلد ۲ ، شمارہ (۱) جنوری ۱۹۴۰ء عجائب گھر لائبریری ، لاہور

۲۔ ایضاً ۔ بات چیت (اداریہ) رفیق نسواں کی دوسری سالگرہ ص ۳ جنوری ۱۹۴۰ء

"رفیق نسواں" کا مقصد ایشیائی تہذیب کا خواتین میں فروغ تھا اور معاشرے میں عورت کا مقام اور حقوق کو اجاگر کرنا تھا - اس کے معاشرتی مضامین میں عورت ، گھر اور بچہ اہم موضوعات تھے - اس کے علاوہ علمی و ادبی مضامین بھی شائع ہوئے جن کا مقصد خواتین میں ادبی ذوق اجاگر کرنا تھا تا کہ اردو ادب میں خواتین کا حلقہ وسیع ہو -

"رفیق نسواں" کے جنوری ۱۹۴۰ء کے شمارے کی تفصیل

مضامین

امریکہ میں نسوانی تعلیم	خواجہ احمد فاروقی
عورت آغوش مادر میں	ابرا حسنی گنوری
ہماری پریشان حالی اور اس کے اسباب	کرمالی صاحب
زبان خلق	چودھری نذیر احمد
نقصان زیور	پیر غلام دستگیر نامی
عقل و فکر	شمیم بھیروی

افسانے

انتقام	سردار کریم نواز
بد حواسی	انور سلطانہ ماہر
ایک ہی ٹھوکر	ماہر القادری
بہو	عصمت چغتائی
ہماری نئی بھابھی	ایم - احمد خاں بیکس

انشائیہ

آنسو	نیر سلطانہ

معاشرت

بچے کی حفاظت	مدیرہ - حمیدہ خانم قریشی
حسن و صحت	ثریا جبین
بیماروں کی غذا	ثریا جبین
عالم نسواں	"
نکات خانہ داری	حمیدہ خانم قریشی
دستکاری	ثریا جبین - بلقیس جہاں

منظومات

پردہ	(نظم)	میر عثمان علی خاں
پردہ	"	محترمہ رقی صاحبہ
روٹھی ہوئی سہیلی	"	مضمر رضویہ
گاؤں کے نظارے	"	"
سہیلی کی یاد	"	حامد ذوقی بھوپالی
بیوہ	"	رعنا اکبر آبادی
فیشن	"	محترمہ رقی صاحبہ
طفل شیر خوار	"	شریف حسین انور گیلانی
عصمت	(رباعیات)	(مدیرہ)

خواجہ احمد فاروقی کا مضمون ''امریکہ میں تعلیم نسواں'' معلوماتی مضمون ہے - امریکہ میں تعلیم نسواں کے مقاصد اور اہمیت کو بیان کیا گیا اور وہاں کی عورتوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے سے منسلک ہیں اور ہر موضوع کی ابتدائی تعلیم حاصل کرتی ہیں :

''جن مضامین کو امریکہ کی نسوانی تعلیم میں اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہیں : انگریزی زبان و ادب ، امریکہ اور دوسرے ملکوں کی تاریخ ، نفسیات ، طبیعیاتی ، حیاتیاتی اور معاشرتی علوم ، غیر ملکوں کی زبانیں ، اخبار نویسی اور صحافت ، آئندہ شغل یا پیشے سے متعلق تعلیم - - - لیکن تمام لڑکیوں کا خواہ وہ معاشیات خانہ میں مہارت حاصل کر رہی ہوں یا نہ کر رہی ہوں ان ''مضامین سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے''۱

''نقصان زیور'' اصلاحی مضمون ہے جس میں زیورات کے نقصانات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے - مضمون نگار کی رائے یہ ہے کہ اکثر میاں بیوی کے جھگڑے زیور کی وجہ سے ہوتے ہیں اور زیور کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہے - مالی پریشانیوں میں گھرے ہوئے مرد زیورات پر خرچ نہیں کر سکتے اس لیے عورت کو چاہیے کہ وہ اس کی چمک سے مرعوب نہ ہو اور گھر کی آمدنی اور بچت کا کثیر حصہ زیورات پر خرچ نہ کریں تو گھر کا نظام آسانی سے چل سکتا ہے - غلام دستگیر نامی اس مضمون میں لکھتے ہیں :

۱- رفیق نسواں ، جلد ۲ ، شمارہ ۱ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۸

"۔۔۔ وقت جھوٹے زیور سے بھی چل سکتا ہے اور کوئی معلوم بھی نہیں کر سکتا کہ سچا ہے یا جھوٹا ۔ عورتیں گھر میں عموماً مصروف رہتی ہیں۔ زیور برس میں ایک آدھ دفعہ کسی تقریب ہر ہی پہننا پڑتا ہے اس کے لیے مال کا اتنا نقصان کسی طرح بھی قرین مصلحت نہیں ۔ ضرورت ہے کہ ہلکے اور کم قیمت اور تعداد میں بھی کم زیورات بنانے کا رواج عام کیا جائے۔"۱

انسانوی ادب میں "رفیق نسواں" پیش پیش رہا ۔ عصمت چغتائی کا افسانہ "بہو" اس شمارے میں شامل ہے ۔ یہ معاشرتی کہانی تھی جس میں ساس بہو کو ہر وقت طعنے دیتی ہے ۔ عصمت چغتائی نے اس میں کرداروں کی مناسبت سے دیسی ٹھیٹ زبان استعمال کی جو نچلے طبقے کے لوگ استعمال کرتے ہیں انھوں نے لفظوں کا صحیح اور بر وقت استعمال کیا جس سے افسانہ معاشرتی زندگی کی جیتی جاگتی تصویر بن گیا ۔ چند سطور یہ ہیں ۔

"بہو ننگے سر ننگے پیر آم کی پھانک چچوڑتی نکلی ۔ مگر فوراً ہی بھاگ گئی۔ اور اوڑھنی سے ہونٹ سہلاتی آئی ۔ اتنی دیر میں بڑھیا نے ڈولکنا شروع کر دیا تھا"۲

ماہرالقادری کا ایک افسانہ "ایک ہی ٹھوکر" بھی اس شمارے میں شامل ہے جس میں اصلاحی رنگ ہے کہ ایک عورت محلے کی عورتوں کی باتوں میں آ کر اپنے شوہر سے سینما دیکھنے کا شوق ظاہر کرتی ہے ۔ شوہر کے کئی بار منع کرنے پر بھی وہ اصرار کرتی ہے اور اپنی لڑکی اور لڑکے کو لے کر سینما دیکھنے چلی جاتی ہے اس کے بچے بہت شوق اور دلچسپی سے فلم دیکھتے ہیں ۔ چند روز بعد اس خاتون کو احساس ہوتا ہے کہ یہ جوان لڑکیوں کے لیے اچھی چیز نہیں ہے ۔ افسانہ نگار لکھتے ہیں ۔

"صبح کو شیخ جی کی بیوی نے دیکھا کہ ان کی بڑی لڑکی آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر فلم ایکٹرس کی نقل اتارتے ہوئے کہہ رہی ہے "میں جوان ہوں ، خوب صورت ہوں پھر وہ مجھ کو کیوں نہیں چاہتے شیخ جی کی بیوی نے پیچھے سے آ کر لڑکی کے جو دوہتھڑ مارا ہے تو وہ دھڑام سے زمین پر گر پڑی ۔ شیخ جی کی بیوی نے پھر سینما جانے کا نام نہیں لیا ۔

۱۔ رفیق نسواں ، جلد ۲ ، شمارہ ۱ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۲۷

۲۔ ایضاً ص ۴۸

قدرت نے اس کی پہلے ہی دن آنکھیں کھول دیں اور ایک ہی ٹھوکر میں اس کو نیچ اونچ نظر آ گیا۔[۱]

اس رسالے میں انشائیے بھی شائع ہوئے تاکہ اردو ادب میں انشائیہ نگاری کو فروغ حاصل ہو لیر سلطانہ بہار کا انشائیہ ''آنسو'' حقیقی جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

''اُن آنسوؤں کو جو ہمدردی کے سچے جذبے سے مغلوب ہو کر بلا کوشش نکل آتے ہیں ''سچے آنسو'' کہہ سکتے ہیں۔ اُن آنسوؤں کو جو کسی خاص ذاتی صدمے سے بہنے لگتے ہیں ''حقیقی آنسو'' کہنا چاہیے۔

ایسے آنسو جو دیرینہ آرزوؤں کے بعد یکایک مقصد حاصل ہونے پر فرط خوشی سے نکلتے ہیں ''خوشی کے آنسو'' ہوتے ہیں ایسے آنسو جو آنکھوں ہی آنکھوں میں خشک ہو جاتے ہیں ''انمول آنسو'' کہلاتے ہیں''[۲]

''رفیق نسواں'' میں معاشرتی مضامین کی اشاعت کا مقصد خواتین کی تعلیم و تربیت تھا اس لیے اس میں علمی اخلاقی اور فنی مضامین شائع ہوئے۔ اس کے صفحات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خواتین کی بھلائی کے لیے نکالا گیا تاکہ چھوٹے چھوٹے موضوعات سے خواتین کی تربیت کی جائے اور انہیں معاشرے کا ایک کارآمد فرد بنایا جائے ''عالم نسواں'' عنوان انہی موضوعات کا عکاس تھا۔ اس میں مختلف ذیلی عنوانات کے تحت مواد فراہم کیا گیا تھا۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- عورت جج
- ایک مسلم خاتون کی ہمدردی
- چینی عورتوں کی تحریک حیات نو
- جاپان کی عورتیں
- پنجاب کی عورتوں میں کفائت شعاری

اس ضمن میں جاپان کی عورتوں کے بارے میں ثریا جبین لکھتی ہیں۔

''۔۔۔۔ موجودہ گورنمنٹ نے لڑکیوں کے لیے سکول جاری کر دیے ہیں جن میں ان کو گھر کے حالات سنبھالنے اور ماں کے فرائض ادا کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ جاپانی مرد عورتوں کے قدر دان ہوتے ہیں اور وہ

۱۔ رفیق نسواں، جلد ۲ شمارہ ۱ جنوری ۱۹۳۰ ص ۳۶

۲۔ ایضاً ص ۵۹

ایک دوسرے پر دل و جان فدا کرتے ہیں۔"[۱]

"رفیق نسواں" میں کئی نظمیں شائع ہوئیں جن کے موضوعات زندگی کے تلخ حقائق کی نشاندہی کرتی تھیں۔ رعنا اکبر آبادی کی نظم "بیوہ" شائع ہوئی۔ چند اشعار یہ ہیں۔

بیوہ

ادھ کھلا اک پھول مرجھایا ہوا
چودہویں کا چاند گہنایا ہوا
آرزوؤں پر بلا آئی ہوئی
زندگی پر مردنی چھائی ہوئی
ضبط کی صورت گری کردار میں
درد کی واماندگی رفتار میں
چلتی پھرتی لاش اک انسان کی
یعنی بیوہ ارض ہندوستان کی

(جنوری ۱۹۴۰ - ص ۳۸)

محترمہ رقی صاحبہ کی نظم بعنوان "فیشن" شائع ہوئی جس میں اصلاحی انداز نمایاں تھا۔

فیشن

فیشن کے صنم سے دل ہم جب کہ لگا بیٹھے
سب شرم و حیا اپنی افسوس گنوا بیٹھے
تعلیم ہی کیا کم تھی اور طرفہ ستم دیکھو
پر نکلے جو چیونٹی کے پردے کو اڑا بیٹھے
ہم دین بھی کھو بیٹھے دنیا کو بھی رو بیٹھے
اس مغربی فیشن کا جب روگ لگا بیٹھے
بس چھوڑ رقی جھگڑا کچھ سود نہیں اس میں
تجھ سے تو ہزاروں ہی سر اپنا کھپا بیٹھے

(جنوری ۱۹۴۰، ص ۳۶)

۱۔ رفیق نسواں جنوری ۱۹۴۰ء ص ۵۴